70- سُوْرَةُ الْمَعَارِج

آیات : 44 ...... مَکِّیَّۃٌ ...... پیراگراف : 5

زمانۂ نزول

سُورۃ ﴿ المعارج ﴾ بھی رسول اللہ ﷺ کے قیامِ مکہ کے دوسرے دور میں اعلانِ عام کے بعد، حضرتِ عمرؓ کے قبولِ اسلام (ذوالحجہ 6 نبوی) سے پہلے، غالباً 5 نبوی میں نازل ہوئی۔ یہ وہی زمانہ تھا، جب سُورۃ ﴿ الحاقۃ ﴾ نازل ہوئی۔

اس سورت میں قریشی قیادت کے معاشی رویوں پر بھی سخت گرفت کی گئی ہے۔

قریش کے مشہور سردار نضر بن حارث نے (جو جنگِ بدر میں مارا گیا) یہ سوال کیا تھا کہ قیامت کب آئے گی؟ اس طرح کے لوگوں کو بتایا گیا کہ اللہ کے نزدیک تو وہ بہت قریب ہے۔ انہیں قیامت کا وقت پوچھنے کے بجائے قیامت کی تیاری کرنی چاہیے۔ ایمان لا کر وہ صفات پیدا کرنی چاہئیں، جو اس سورت میں بیان کی گئی ہیں، ورنہ انہیں مٹا کر دوسری قوم اُٹھائی جائے گی اور قیامت کا عذاب تو ہے ہی برحق۔

سورۃُ المَعارِج کا کتابی ربط

1۔ سورت ﴿ القلم ﴾ میں سوال کیا گیا تھا ﴿ اَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِيْنَ كَالْمُجْرِمِيْنَ مَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ﴾ ''کیا ہم مسلمین اور مجرمین کو ایک ساتھ رکھیں گے؟'' پچھلی سورت ﴿ الحاقّۃ ﴾ میں بتایا گیا تھا کہ قریش کی قیادت مسکینوں کے حقوق سے غافل ہے ﴿ وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ﴾ (آیت: 34)۔

2۔ یہاں سورت ﴿ المَعارِج ﴾ میں بتایا گیا ہے کہ یہ مجرم اور بخیل قیادت مال و دولت جمع کرتی ہے اور سینت سینت کر رکھتی ہے ﴿ وَجَمَعَ فَاَوْعٰى ﴾۔ مجرمین کے احوال بیان کیے گئے ہیں کہ وہ روزِ قیامت اپنے قریبی عزیزوں کو فدیہ میں دے کر عذاب سے نجات حاصل کرنے کی کوشش کریں گے (آیات: 11، 14)۔

اہم کلیدی الفاظ اور مضامین

1- اس سورت میں رسول اللہ کو صبرِ جمیل کی نصیحت کی گئی۔ ﴿ فَاصْبِرْ صَبْرًا جَمِيْلًا ﴾ (آیت: 5)
سورت ﴿ المَعارِج ﴾ کی ابتداء ہی میں رسول اللہ ﷺ کو نصیحت کی گئی کہ مشرکینِ مکہ عذابِ قیامت کے بعید از عقل و قیاس سمجھ رہے ہیں۔ آخرت کے عذاب سے بچنے کے لیے، اعلیٰ اخلاق کے ساتھ نماز کی صورت میں اللہ کے حقوق اور زکوٰۃ و صدقات کی صورت میں سائل و محروم اللہ کے بندوں کے حقوق ادا کرنے کی ہدایت ہے۔

2- سورت ﴿ المَعارِج ﴾ میں روزِ قیامت کا ذکر کم از کم (9) مرتبہ ہوا ہے۔
(آیات: 1، 6، 7، 8، 11، 26، 42، 43 اور 44)

3- اس سورت میں ﴿ رَبِّ الْمَشَارِقِ وَالْمَغَارِبِ ﴾ کی گواہی پیش کر کے کہا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ قریش کو مٹا کر

دوسری بہتر قوم اُٹھانے پر پوری قدرت رکھتا ہے۔ استبدالِ قوم کی دھمکی دی گئی ہے۔ (آیات 40، 41)

4- اس سورت میں ﴿ وَجَمَعَ فَأَوْعَىٰ ﴾ کے الفاظ سے بخیل زر پرست قیادت کی تصویر کشی کی گئی ہے۔ وہ نہ صرف مال جمع کرتے ہیں، بلکہ سینت سینت کر رکھتے ہیں۔ (آیت: 18)

سورۃ المَعَارِج کا نظمِ جلی

سورۃ المعارج پانچ (5) پیراگرافوں پر مشتمل ہے۔

1- آیات 1 تا 7 : پہلے پیراگراف میں بتایا گیا ہے کہ قیامت کا وقت، اللہ کے ہاں بہت قریب ہے۔

قریش کے سردار نضر بن حارث نے قیامت کے وقت کے بارے میں سوال کیا تھا۔

اللہ تعالیٰ کے دنوں (Time Scale) کو، انسانی پیمانوں سے جانچنا صحیح نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ تک رسائی کے لیے، فرشتوں اور جبریل کو بھی، پچاس ہزار (50,000) سال کے برابر کا ایک دن لگتا ہے۔

نبی ﷺ کو صبرِ جمیل کی تلقین کی گئی کہ منکرینِ قرآن و منکرین قیامت کی باتوں پر صبر ضروری ہے۔

2- آیات 8 تا 14: دوسرے پیراگراف میں، احوالِ قیامت اور اُس دن کی نفسا نفسی سے منکرینِ قیامت کی تخویف کی گئی۔

قیامت کے دن، آسمان تلچھٹ کی مانند سرخ، اور پہاڑ دھنکی ہوئی اون کی مانند پراگندہ ہو جائیں گے۔

اُس دن کوئی جگری دوست، اپنے جگری دوست کو دیکھنے کے باوجود نہ پوچھے گا۔

﴿ لَا يَسْئَلُ حَمِيمٌ حَمِيمًا ﴾ (آیت: 10)۔

اس دن مجرم چاہے گا کہ عذاب کے بدلے اپنے بیٹوں، بیوی، بھائی اور اپنے قریب ترین خاندان کو اور زمین کے سب لوگوں کو فدیے میں دے دے اور پھر نجات حاصل کر لے۔ (آیت: 14)

3- آیات 15 تا 18: تیسرے پیراگراف میں، دوزخ کی آگ کی تفصیل بیان کر کے بخیلوں کو عذاب کی خوش خبری دی گئی

دوزخ کے شعلوں کی لپٹ، اُس کی چمڑی ادھیڑ لے گی۔

دوزخ کی آگ، ان سب بخیلوں کو کھینچ بلائے گی، جنہوں نے دعوتِ حق سے اعراض کیا اور دولت جمع کرنے اور سینتنے میں لگے رہے۔ ﴿ وَجَمَعَ فَأَوْعَىٰ ﴾ ”جس نے مال جمع کیا اور سینت سینت کر رکھا۔“ (آیت: 18)

4- آیات 19 تا 35 : چوتھے پیراگراف میں چند انسانی عیوب بتائے گئے اور اُن عیوب سے بچنے والے اہلِ ایمان کی نو (9) اعلیٰ صفات بیان کی گئیں۔

(a)۔ نفسِ انسانی کے عیوب: انسانوں کا عام حال یہی ہوتا ہے کہ

1۔ جب وہ اللہ کی کسی گرفت میں آجاتے ہیں تو واویلا شروع کر دیتے ہیں اور مایوس ہو جاتے ہیں۔

2۔اللہ کی طرف سے اگر کوئی ڈھیل مل جائے تو اس کے شکر گزار ہونے کے بجائے ، اترانے اور اکڑنے لگتے ہیں۔3۔اللہ کے بخشے ہوئے مال پر، خزانے کے سانپ کی طرح بیٹھ جاتے ہیں۔ 4۔منکرینِ قیامت ، بے صبرے اور بخیل ہوتے ہیں۔

(b)۔مومنین کی (9) نو صفات :

ان جنتی مومنین کی صفات کا آغاز بھی نماز سے ہوا ، اور اختتام بھی نماز پر ہوا ہے۔

1-جو نماز کی ہمیشہ پابندی کرتے ہیں۔﴿الَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ دَآئِمُوْنَ﴾ (آیت:23)۔

2-جو اپنے مالوں میں سے، سائل اور محروم کا حق ادا کرتے ہیں۔

﴿وَالَّذِيْنَ فِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ o لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ﴾ (آیت:24،25)۔

3- روزِ جزا کو برحق مانتے ہیں۔ ﴿يُصَدِّقُوْنَ بِيَوْمِ الدِّيْنِ﴾ (آیت:26)۔

4- ربّ کے عذاب سے ڈرتے ہیں۔ ﴿مِّنْ عَذَابِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ﴾ (آیت:27)۔

5- شرم گاہوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ ﴿لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ﴾ (آیت:29)۔

6- امانتوں کا پاس ولحاظ کرتے ہیں۔ ﴿لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ﴾ (آیت:32)۔

7- عہد و پیمان کا پاس کرتے ہیں۔ ﴿لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ﴾ (آیت:32)۔

8- شہادتوں میں راست بازی پر قائم رہتے ہیں۔﴿بِشَهٰدٰتِهِمْ قَآئِمُوْنَ﴾(آیت:33)۔

9- نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں۔﴿عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ﴾(آیت:34)۔

5- آیات 36 تا 44 :پانچویں اور آخری پیراگراف میں مشرکینِ مکہ کو، دنیاوی عذاب اور استبدالِ قوم کی دھمکی دی گئی ہے اور عذابِ قیامت سے تخویف کی گئی ہے۔

منکرین اس خوش فہمی اور زعمِ باطل میں بھی مبتلا تھے کہ جو عیش و آرام انہیں یہاں حاصل ہے، بالفرض اگر آخرت ہوئی بھی تو انہیں وہاں اس سے بڑھ کر عیش و اکرام حاصل ہوگا۔اس خوش فہمی کی تردید کی گئی۔

قریش کو استبدالِ قوم کی دھمکی دی گئی! منکرین کو ہلاک کرکے، دوسری قوم اٹھائی جاسکتی ہے !

﴿اِنَّا لَقٰدِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْ نُّبَدِّلَ خَيْرًا مِّنْهُمْ﴾

آخر میں رسول اللہ ﷺ کو تسلی اور ﴿مجرمین﴾ کو روزِ قیامت کے برے انجام سے ڈرایا گیا۔

مرکزی مضمون

قیامت کا وقت پوچھنے والے بخیل دنیا پرستوں کو کو قیامت پر ایمان لا کر، دیگر اہلِ ایمان کی طرح، اپنی ذات میں اعلیٰ جامع اخلاقی صفات پیدا کرنا چاہیے۔ دوزخ کی آگ، دنیا پرست بخیلوں کو اپنی طرف کھینچے گی۔

71- سُوْرَةُ نُوْح

آیات : 28 ...... مَکِّیَّة" ...... پیراگراف : 5
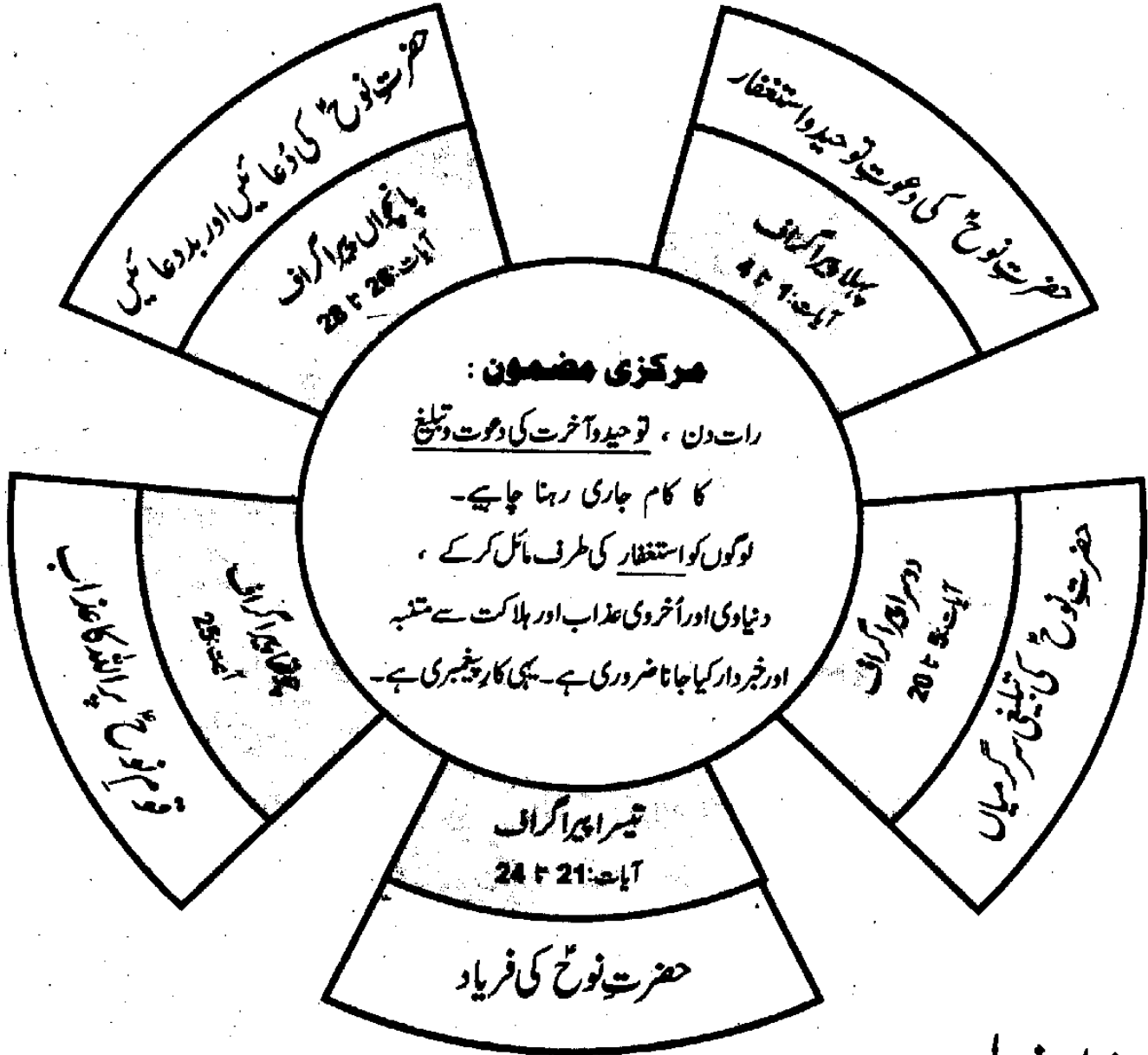
زمانۂ نزول:

سورت ﴿ نوح ﴾ بھی غالباً ہجرتِ حبشہ (رجب 5 نبوی) کے بعد، غالباً 5 نبوی کے اواخر میں نازل ہوئی، جب مخالفت میں شدت آ گئی تھی۔

اس سورت میں، دعوت کے اس مرحلے میں نومسلم صحابہؓ کو حضرت نوحؑ کی طویل دعوتی زندگی سے صبر واستقامت کی تعلیم دی گئی ہے اور قریش کو دھمکی دی گئی ہے کہ دعوتِ توحید واستغفار کو مسترد کرنے کی صورت میں، قومِ نوح کی طرح انہیں بھی ہلاک کیا جا سکتا ہے۔

سورۃ نوح کا کتابی ربط

پچھلی سورت ﴿ المَعَارِج ﴾ میں قیامت کے مناظر بیان کیے گئے تھے اور بخیل انسان کا اُخروی انجام بیان کیا گیا تھا۔ استبدالِ قوم (دنیاوی عذاب) کی دھمکی دی گئی تھی، یہاں اس سورت ﴿ نــوح ﴾ میں، دنیاوی اور اُخروی عذاب سے بچنے کے لیے، حضرتِ نوحؑ کی دعوت و تبلیغ کی تفصیل بیان کی گئی ہے۔ اگلی سورت ﴿ الجن ﴾ میں ان سعید روحوں کا تذکرہ ہے، جنہوں نے رسول اللہ ﷺ سے قرآن سن کر اپنے ہم جنس جنات میں جا کر دعوت و تبلیغ کا فریضہ انجام دیا تھا۔

اہم کلیدی الفاظ اور مضامین

1- سورۃ نوح میں، دعوت و تبلیغ کے آداب بتائے گئے ہیں۔

2- اس سورت میں دعوت کے متعلق وضاحت کی گئی ہے کہ یہ توحید ، رسالت اور آخرت کے علاوہ ، قوم کے اِنذار (Warning) پر مشتمل ہونی چاہیے۔

3- اس سورت میں قوم کو اُن کے گناہوں کا احساس دلا کر، اُنہیں استغفار کی دعوت بھی دی گئی ہے اور استغفار کی فضیلت بھی بیان کی گئی ہے۔ ﴿ اِستِغفَار ﴾ (آیت 10) اور ﴿ مغفرت ﴾ (آیات 4،6،28) کا لفظ کئی بار استعمال ہوا ہے۔

4- اس سورت میں حضرتِ نوحؑ کی دُعائیں نقل کی گئیں ہیں اور نو سو پچاس برس کی دعوت و تبلیغ اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے اِس وحی کے بعد کہ 'اب کوئی ایمان نہیں لائے گا' حضرتِ نوحؑ کی بد دعائیں بھی نقل کی گئی ہیں۔

5- قومِ نوح کو دعوتِ اطاعت دی گئی (آیت 3) ، لیکن قوم کی نافرمانی رنگ لائی۔ (آیت 21)۔

6- سورت نوح میں دو (2) قسم کی قیادت کا تذکرہ ہے۔ حضرت نوحؑ کی صالح قیادت اور کفار کی مشرک قیادت۔

(a) حضرت نوحؑ نے دعوتِ استغفار دی اور اَموال و اَولاد میں اضافے کی نوید سنائی۔

﴿ وَيُمْدِدْكُم بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ ﴾ (آیت:12)

(b) قومِ نوحؑ نے لیکن اُس مشرک قیادت کی پیروی کی ، جس سے اُن کے اموال و اولاد میں اضافہ نہیں ہوا ، بلکہ خسارے میں اضافہ ہوا۔ ﴿ وَاتَّبَعُوا مَن لَّمْ يَزِدْهُ مَالُهُ وَوَلَدُهُ إِلَّا خَسَارًا ﴾ (آیت:21)

سورۃ نوح کا نظمِ جلی

سورۃ نوح پانچ (5) پیراگرافوں پر مشتمل ہے۔

1- آیات 1 تا 4 : پہلے پیراگراف میں حضرت نوحؑ کی دعوتِ توحید و استغفار کی وضاحت کی گئی ہے۔

حضرت نوحؑ نے دعوت دی اور عذاب سے خبردار کیا۔ ان کی دعوت کے چار (4) نکات تھے۔

(1) اللہ کی بندگی کرو! ﴿ اعْبُدُوا اللّٰهَ ﴾۔ (2) اللہ ہی سے ڈرو ! ﴿وَاتَّقُوْهُ ﴾۔ (3) اور میری اطاعت کرو ! ﴿ وَاَطِيْعُوْنِ ﴾ (آیت:3)۔ (4) استغفار کرو ! ﴿اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ﴾۔ تمہیں مزید مہلت مل جائے گی۔ استغفار کرنے پر اللہ گناہوں سے درگزر فرمائے گا۔ ﴿تقدیرِ معلّق ﴾ اور ﴿تقدیرِ مبرم ﴾ کی وضاحت کی گئی۔

2- آیات 5 تا 20 : دوسرے پیراگراف میں، حضرت نوحؑ کی تبلیغی سرگرمیوں کی روشنی میں آدابِ دعوت بتائے گئے اور توحید و آخرت کے دلائل پیش کیے گئے۔

دعوت ایک ہمہ وقتی (Full Time) کام ہے۔ شب و روز جاری رہنا چاہیے۔ موقع اور محل کے اعتبار سے دعوت جہری بھی ہوسکتی ہے ، اعلانیہ بھی ہوسکتی ہے اور سرّی بھی: (آیات: 8 اور 9)

استغفار کے پانچ (5) دنیاوی فائدے بیان کیے گئے۔

بارشیں ہوں گی ، مال میں اضافہ ہوگا، بیٹے عطا کیے جائیں گے۔ باغات اور نہریں ملیں گی (آیت:12)۔

اللہ تعالیٰ کی ربوبیت سے، توحید و آخرت کے دلائل پیش کیے گئے۔ (آیت:15)

اللہ نے انسان کو ایک خاص مقصد سے ، بڑے اہتمام کے ساتھ زمین سے پیدا کیا ہے

"وہی پھر زمین میں لوٹائے گا اور وہی زمین سے دوبارہ برآمد کرے گا۔" (آیت:18)

3- آیات 21 تا 24 : تیسرے پیراگراف میں مشرک قومِ نوحؑ کے خلاف فردِ جرم بیان کر کے حضرت نوحؑ کی فریاد نقل کی گئی۔

950 سالہ دعوت کے باوجود ،قومِ نوحؑ اپنے پانچ (5) بتوں ﴿وَدّ ، سُوَاع ، يَغُوث ، يَعُوق اور نَسْر ﴾ کو چھوڑنے پر تیار نہیں ہوئی۔ قوم کے مشرک سرداروں اور لیڈروں نے ، بڑے مکر کا جال پھیلایا (آیت 22)۔

حضرت نوحؑ کی پہلی بددعا : ﴿وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا ضَلٰلًا ﴾ (آیت:24) "ظالموں کی گمراہیوں ہی میں اضافہ فرما!"

4- آیت:25 : چوتھے پیراگراف میں قومِ نوحؑ پر اللہ کے عذاب کی تفصیل بیان کی گئی۔ قومِ نوحؑ پر ان کے کرتوتوں کی وجہ سے نزولِ عذاب ہوا اور انہیں عذابِ قبر سے بھی دوچار کیا جا رہا ہے۔

''اپنی خطاؤں کی وجہ سے غرق کئے گئے اور آگ کے عذاب میں (عذابِ قبر میں)، جھونک دیئے گئے اور پھر عذابِ الٰہی سے بچانے والا، کوئی مددگار نہ پایا۔'' (آیت:25)

5- آیات 26 تا 28 : پانچویں اور آخری پیراگراف میں حضرتِ نوحؑ کی دُعائیں اور بددعائیں نقل کی گئی ہیں۔

نوحؑ کی دوسری بددُعا : ﴿رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا﴾ (آیت 26)

''میرے رب !ان کافروں میں سے کوئی زمین پر بسنے والا نہ چھوڑ'' ۔

''اگر تو نے ان کو چھوڑ دیا ،تو تیرے بندوں کو گمراہ کریں گے اور ان کی نسل سے جو پیدا ہوگا ،بدکار اور سخت کافر ہی ہو گا۔'' (آیت 27)۔

دُعائے نوحؑ : ﴿رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ﴾

''میرے رب ! مجھے اور میرے والدین کو ، تمام مومنین کو اور ہر اس شخص کو، جو میرے گھر میں مومن کی حیثیت سے داخل ہوا ہو ، بخش دے ! '' (آیت:28)

حضرت نوحؑ کی تیسری بددعا: ﴿وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا تَبَارًا﴾ (آیت:28)

''ظالموں کے لیے ، ہلاکت کے سوا کسی چیز میں اضافہ نہ کر!''

مرکزی مضمون

رات دن، توحید و آخرت کی دعوت و تبلیغ کا کام صبر و استقامت کے ساتھ جاری رہنا چاہیے۔لوگوں کو ﴿استغفار﴾ کی طرف مائل کر کے دنیاوی اور اُخروی عذاب اور ہلاکت سے متنبہ اور خبردار کیا جانا ضروری ہے۔یہی کارِ پیغمبری ہے۔